© rasailojaraid.com

امام صاحب کی اس "رمز" کے ص ۳، پر حضرت علیؓ کا ایک شعر درج ہے جس کا ایک مصرعہ ہے کہ ـــ

وفیک انطوی العالم الاکبر — تیرے اندر عالم اکبر مخفی ہے

اسی کے تحت صاحب دیوان لکھتے ہیں کہ

تو خود آپے ہو دیں نیچ — عالم اکبر تیرے بیچ — اندر تیرے ذات خدا — اندر تیرے کل اسماء

ص نمبر ۱۰۶ پر "عشق" کی ترغیب دی گئی ہے بلکہ پہلے عشق مجازی پر زور دیا گیا ہے تاکہ عشق حقیقی کا عرفان مل سکے؟ بطور دلیل مولانا جامی کے اشعار پیش کئے گئے ہیں کہ

متاب از عشق رو گرچہ مجاز یست — کہ آن بر حقیقت کار ساز یست

یعنی عشق مجازی سے منہ مت پھیر کیونکہ یہی حقیقی عشق تک پہنچاتا ہے

اس کے لئے دلیل یہ ہے کہ ـــ بلوح اول الف با تا نخوانی — زقرآن درس خواندن کے توانی

جب تک تو تختی الف، بے نہ سیکھے گا تو قرآن بھلا کیسے پڑھ سکے گا ـــ

الغرض "علم و عرفان" کا یہ سیلاب ص نمبر ۱۰۶ پر ختم ہو جاتا ہے ـــ ہم نے یہ گزارشات اس لئے پیش کی ہیں کہ اول تو اس عقیدے کے حاملین اس عقیدے سے بیزار ہو سکیں اور (**لیس کمثلہ شیی**:) کی حقیقت سے آگاہ ہو سکیں

دوم وہ حضرات جو فقط جوش عقیدت میں مزارات پر جاتے ہیں اور ایسی خرافات سے بے خبر ہیں، باخبر ہو سکیں۔

اس سلسلے میں ہم نے یہ اشعار اپنے بعض بریلوی دوستوں کو دکھلائے تھے جنہوں نے پڑھتے ہی استغفار کرتے ہوئے کانوں کو ہاتھ لگایا تھا جس سے پتہ چلتا ہے کہ "صوفیا" کا گروہ کوئی اور ہی مخلوق ہے تاہم بریلوی دوستوں کا رحجان چونکہ مزارات کی طرف کافی ہے اس لئے ان کے لئے خطرہ بھی زیادہ ہے اللہ سب کے دین و ایمان کی حفاظت فرمائے ... آمین

وما علینا الا البلاغ ـــ

ہفتہ وار درس قرآن وحدیث

ہر جمعرات کو بعد نماز عشاء مرکزی جامع مسجد اہل حدیث چوک اہل حدیث میں **حضرت مولانا محمد صبیح الدین صاحب** خطیب جامع مسجد علیا اہل حدیث سول لائن ارشاد فرماتے ہیں

بعد از درس سوال وجواب کی محفل ہوتی ہے

صلائے عام ہے یاران نکتہ داں کیلئے

منجانب: اہل حدیث یوتھ فورس یونٹ چوک اہل حدیث جہلم)

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

ترجمہ: حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:
اگر مجھے اپنی امت پر کسی مشقت کا ڈر نہ ہوتا تو میں انہیں ہر وضو کیساتھ مسواک کرنے کا حکم دیتا۔

(۲) عن عائشة رضی الله عنها قالت، قال رسول الله صلى الله عليه، آله وسلم:
السواك مطهرة للفم ومرضاة للرب۔

ترجمہ: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:
مسواک منہ کو پاک وصاف کرنے والی اور رب کو راضی کرنے والی ہے۔

لفظ مسواک، ساک، یسوک سے اسم آلہ ہے جس کا لغوی معنی رگڑنے والی چیز ہے۔ اور اس کا اصطلاحی معنی دانتوں کو صاف کرنے والی تازہ لکڑی کی ایک قلم ہے

جدید تحقیقی نظر (Modern research)

مسواک کرنا انسانی زندگی کی صحت کیلئے انتہائی ضروری ہے۔ اس دور کے ڈاکٹرز خواہ وہ مسلم ہیں یا غیر مسلم، انہوں نے اس بات پر زور دیا ہے کہ صحت کیلئے دانتوں کی صفائی ازحد ضروری ہے۔ بلکہ یہ مقولہ بعداز طبی ریسرچ (Resarch) مشہور ہوچکا ہے کہ دانت اچھے ہیں تو صحت اچھی ہے۔ دانت خراب ہیں تو صحت خراب ہے۔ کیونکہ جب آدمی دانت صاف کئے بغیر سوجاتا ہے۔ تو صبح کھانا کھاتے وقت وہ ذرات بھی بذریعہ کھانا معدے (Stomach) میں داخل ہوجاتے ہیں جو کہ رات کو دانتوں میں اٹکے ہوئے تھے۔ یہ جراثیم آلودہ ذرات جب معدے میں پہنچتے ہیں تو تمام معدہ میں موجود خوراک کو گندہ کردیتے ہیں۔ جب خوراک ناقص ہوجاتی ہے تو وہ خوراک مختلف بیماریاں پیدا کردیتی ہے جس سے پورا جسم بیماری کی لپیٹ میں آجاتا ہے۔ اس کے برعکس اگر مسواک کرتے رہیں تو دانت سے گندے ذرات خارج ہوتے رہتے ہیں اور دانت صاف اور چمکدار ہوجاتے ہیں۔ مسوڑھے مضبوط ہوجاتے ہیں۔ گلے کی بلغم خارج ہوکر گلہ صاف ہوجاتا ہے۔ یعنی پوری صحت (Health) بحال رہتی ہے۔ اس مسواک کی اہمیت کی بناء پر سائنس نے ترقی کرتے ہوئے مصنوعی مسواک (ToothBruch) اور پیسٹز (Tooth Pastes) تیار کرلی ہیں جو کہ اکثر لوگوں کے زیر استعمال ہیں۔ یہ تمام مذکورہ شدہ فوائد جوکہ مسواک کرنے سے حاصل ہوتے ہیں آج کے دور کے ریسرچ کرنے والوں کو تجربات کی بناء پر معلوم ہوئے ہیں جبکہ ہمارے پیارے نبی حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ آلہ وسلم نے ان فوائد اور حکمتوں کو مدنظر رکھتے ہوئے آج سے چودہ سو سال قبل ہی اپنے پیروکاروں کو مسواک کرنے کی اتنی تاکید فرمائی کہ ہر وضو کیساتھ دانتوں کی صفائی بذریعہ مسواک کرنے کا حکم فرمایا تاکہ امت محمدیہ جملہ امراض سے محفوظ رہ سکے۔

© rasailojaraid.com